صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 20

منگل 17 مئی 2016ء

روزنامہ
الفضل
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
منگل 17 مئی 2016ء 9 شعبان 1437 ہجری 17 ہجرت 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 112

نیک کاموں کی تکمیل

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کونسی چیز تمہیں اس بات سے روکتی ہے کہ جب اپنی دعا کے قبول ہونے کا پتہ چلے مثلاً بیماری سے شفا پاؤ یا سفر سے کامیاب مراجعت ہو تو یہ دعا پڑھو۔ الحمد للّٰہ الذی بعزتہ و جلالہ تتم الصالحات

ترجمہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس کی عزت وجلال کے ساتھ تمام نیک کام پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ (مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 730 حدیث نمبر 1999)

بیت محمود سویڈن کا افتتاح اور بیت کے کوائف، اس کی اصل زینت اخلاص کے ساتھ نماز پڑھنے والوں سے ہے

جس گاؤں یا شہر میں ہماری بیت الذکر قائم ہوگئی تو سمجھو کہ وہاں جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی

آپس کے لڑائی جھگڑے اور بدظنیاں ختم کریں۔ ہمیں ذاتیات کے بجائے آپس میں اتفاق اور اتحاد پیدا کر کے ایک اکائی بننا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مئی 2016ء بمقام بیت محمود مالمو، سویڈن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 مئی 2016ء کو بیت محمود مالمو سویڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ سے پہلے بیت الذکر کی تختی کی نقاب کشائی کی اور دعا کرائی۔ حضور انور نے سورۃ التوبہ کی آیت 18 اور سورۃ الحج کی آیت 42 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سویڈن کو آج اپنی دوسری بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی۔ یہاں کی چھوٹی سی جماعت کے لئے یہ ایک بڑا منصوبہ تھا۔ اس کے لئے مالی قربانی کرنے والے مرد وخواتین اور بچوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مثال قائم کی ہے۔ فرمایا کہ اس بیت الذکر کی تعمیر اور اس کے ساتھ دو کمروں کی رہائش، دفاتر اور لائبریری وغیرہ پر تقریباً 37 ملین کرونر یعنی سوا 3 ملین پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں اور مربی ہاؤس اور کچن وغیرہ بھی بنا ہے، ہال کی فنشنگ ابھی ہو رہی ہے۔ انتظامیہ کا خیال ہے کہ 8 سے 10 ملین کرونر مزید خرچ ہوں گے۔ رضاکاروں اور والنٹیئرز نے دن رات کام کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں اور ان لوگوں کو بہترین جزا دے۔ بڑی خوبصورت بیت الذکر تعمیر ہوئی ہے۔ علاقے کے لوگ اور میڈیا کے نمائندے بھی اس کی تعریف کر رہے ہیں۔ قربانی کی روح اور جوش وجذبے کا اظہار جس طرح بچوں اور بڑوں نے کیا، حضور انور نے اس کی چند مثالیں پیش کیں اور فرمایا کہ اس بیت کی تعمیر کا منصوبہ 1999ء میں شروع ہوا تھا۔ یہ قطعہ زمین ایک ٹیلے پر اور نمایاں جگہ پر واقع ہے۔ مین ہائی وے یہاں قریب سے گزرتی ہے اور ناروے اور سویڈن کو پورے یورپ سے ملاتی ہے اور اسی طرح ناروے اور سویڈن کے تمام بڑے شہروں کو بھی ملاتی ہے اللہ کرے کہ ہر احمدی بیت الذکر کی تعمیر کا حق بھی ادا کرے اور دعوت الی اللہ کے ذریعے یہ بیت الذکر ہمیشہ توحید پھیلانے کا ذریعہ بنی رہے۔ اس کمپلیکس کا کل رقبہ 2 ہزار 353 مربع میٹر ہے۔ 5 عمارات پر مشتمل ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ اوپر نیچے دو ہالز ہیں۔ ہر ایک ہال میں پانچ پانچ سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ اسی طرح سپورٹس ہال میں 700 نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس طرح کل 1700 لوگ بیک وقت اکٹھے نماز ادا کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اب یہاں کے افراد جماعت کا فرض ہے کہ اپنی تعداد بڑھائیں۔ دین حق کے بارے میں یہاں کے لوگوں میں جو غلط فہمیاں ہیں انہیں دور کریں، انہیں توحید کی طرف لائیں، انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب لائیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس وقت ہماری جماعت کو بیوت الذکر کی بڑی ضرورت ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی بیت الذکر قائم ہوگئی تو سمجھو کہ وہاں جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ فرماتے ہیں کہ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔ فرمایا کہ اتفاق، اتحاد، پیار اور محبت میں بڑھیں۔ ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر کے چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں، جھگڑے اور بدظنیاں ختم کریں۔ ہمیں ذاتیات کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نماز میں جو جماعت کا ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے، ایک مومن کے روحانی انوار دوسرے میں سرایت کرتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بیوت الذکر کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا بیت الذکر کی تعمیر کے بعد اب ہمارا اصل کام شروع ہوا ہے۔ ہم نے عبادت کا حق ادا کرنا ہے۔ فرمایا کہ اس بیت کی تعمیر کی شکرگزاری آپس میں پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کے اظہار سے بھی ہم نے کرنی ہے، پہلے سے بڑھ کر اپنے نمونے دینی تعلیم کے غیروں کو دکھانے ہیں۔ پس اس بیت الذکر کے ظاہری حسن کو روحانی حسن میں بدل دیں اور اس تسلسل کو قائم رکھنے کا عہد کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو آیات میں نے شروع میں تلاوت کی ہیں۔ ان میں سے پہلی آیت میں یہی فرمایا گیا ہے کہ بیت الذکر بنانے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور ایمان اس وقت کامل ہوتا ہے جب انسان ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ پھر آخرت پر ایمان ہے۔ متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے مقابلہ میں اخلاق فاضلہ میں ترقی کرو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاؤ۔ فرمایا کہ حقیقی مومن نمازوں کے قیام کے ساتھ لازماً اپنے مال کو پاک کرنے کی بھی فکر کرے گا۔ فرمایا کہ نظام جماعت ہر صاحب نصاب کو زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ زکوٰۃ کا خلافت کے نظام سے بھی گہرا تعلق ہے۔ فرمایا کہ دین کو تمکنت اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے ذریعے ہی ملنی تھی اور ملی ہے۔ فرمایا کہ دوسری آیت جو تلاوت کی گئی تھی اس میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جن کو جب اللہ تعالیٰ تمکنت عطا فرماتا ہے تو وہ جن خصوصیات کے حامل بنتے ہیں ان میں قیام نماز، زکوٰۃ کی ادائیگی، نیک باتوں کو پھیلانا اور بری باتوں سے روکنا بھی ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جس میں خلافت کا وہ نظام جاری ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلا رہا ہے، جو بیوت الذکر بنا رہا ہے اور یہ چیز تمکنت کا باعث ہے۔ یعنی جو دین حق کی تعلیم کو پھیلا کر دین کی عزت اور وقار قائم کر رہا ہے اور دین کو طاقت مل رہی ہے۔ پس ہر احمدی اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنی سوچوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی ہر وقت کوشش کرتا رہے۔ اللہ کرے کہ ہم ان باتوں کو سمجھنے والے ہوں۔ آمین

ڈنمارک میں حضور انور کا استقبالیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ڈنمارک کے موقع پر جو استقبالیہ کا پروگرام ہوا اس کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق مورخہ 18 مئی 2016ء کو دن 11:55 بجے اور رات 8 بجے اور مورخہ 19 مئی کو صبح 6:05 بجے نشر کی جائے گی۔ احباب اس سے استفادہ فرمائیں۔

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ (ناظر اعلیٰ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبہ جمعہ

ہمیں اپنی زندگیوں پر نظر رکھنی چاہئے کہ ہم وہی کام کریں جس کی ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اجازت دیتے ہیں۔

جب خواب ایسی ہو جو قرآن کریم یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتویٰ اور سنت کے خلاف ہو وہ بہرحال ردّ کرنے کے قابل سمجھی جائے گی۔

جس طرح بیمار سے پرہیز نہ ہو تو تندرست بھی ساتھ گرفتار ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ روحانی بیماروں سے اپنی جماعت کو علیحدہ رکھتا ہے

اپنی دنیاوی خواہشات پر اپنی اگلی نسل اور دین کو ترجیح دیں ورنہ نسلیں صرف لڑکیوں کے غیروں میں بیاہنے سے برباد نہیں ہوتیں بلکہ لڑکوں کے غیروں میں شادیاں کرنے سے بھی برباد ہوتی ہیں۔ ہر احمدی صرف معاشرتی دباؤ یا رشتہ داری کی وجہ سے احمدی نہ ہو بلکہ دین کو سمجھ کر احمدی بننے کی کوشش کریں۔ اگر احمدی لڑکے باہر شادیاں کرتے رہیں گے تو پھر احمدی لڑکیاں کہاں بیاہی جائیں گی۔

اگر احمدی لڑکا اور لڑکی شادی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ماں باپ کو بھی ضد نہیں کرنی چاہئے۔ ذاتوں اور اناؤں کے چکر میں نہیں آنا چاہئے۔

باوجود اس کے کہ لڑکی کی پسند بھی رشتے میں شامل ہونی چاہئے لیکن دین حق اس بات کی پابندی بھی ضرور کرواتا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔

دین حق نے یہ کہا ہے کہ جب تم شادی کرو تو شکل دیکھ لو اور جہاں شکل دیکھنی مشکل ہو وہاں تصویر دیکھی جا سکتی تھی، اب بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

مکرمہ سکینہ ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد شریف صاحب مرحوم کی وفات۔ مکرم شوکت غنی صاحب ابن مکرم قاضی عبدالغنی صاحب کی شہادت، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8؍اپریل 2016ء بمطابق 8 شہادت 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنے چاہئیں کہ ہمارے کام، ہمارے عمل، ہمارے فیصلے قرآن اور حدیث کے مطابق ہیں یا نہیں۔ اس طرح اگر کسی معاملے کی قرآن سے اور حدیث سے وضاحت نہ ملے جس پہ انسان غور کرتا ہے تو پھر کس طرح ان کاموں کو انجام دیا جائے۔ اس کے لئے یہ ہے کہ پرانے علماء جو گزرے ہیں ان کے قول اور ان کے فیصلوں کو اختیار کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ سے پوچھا گیا کہ ہمیں اپنے مسائل کے فیصلے کس طرح کرنے چاہئیں؟ کہاں سے رہنمائی لینی چاہئے؟ تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہمارا طریق یہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور جب قرآن کریم میں کوئی بات نہ ملے تو پھر اسے حدیث میں تلاش کیا جائے اور جب حدیث سے بھی کوئی بات نہ ملے تو پھر استدلال (-) کے مطابق فیصلہ کیا جائے یا (-) میں جو فیصلے ہوئے ہیں اور جو دلیلیں دی گئی ہیں اس کے مطابق فیصلے کئے جائیں۔

یہاں یہ بھی واضح ہو کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سنت حدیث سے اوپر ہے اس لئے جو باتیں سنت سے ثابت ہیں بہرحال ان پر تو عمل ہونا ہی ہے۔ اس کے بعد پھر حدیث کا نمبر آتا ہے۔ سنت وہی ہے جو کام ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھا دیا اور آپ کے صحابہ نے اس سے سیکھا۔ پھر صحابہ سے تابعین نے سیکھا۔ پھر تبع تابعین نے سیکھا اور پھر یہ...... جاری ہوا۔

بہرحال حضرت مصلح موعودؓ اس مضمون کو بیان فرما رہے ہیں کہ ہمیں اپنی زندگیوں پر نظر رکھنی چاہئے کہ ہم وہی کام کریں جس کی ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اجازت دیتے ہیں۔

بعض دفعہ بعض لوگوں کو نیکی سر پہ سوار ہو جاتی ہے۔ اس حد تک اس میں آگے بڑھ جاتے ہیں کہ غلو سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ اپنی جان کو مصیبت میں ڈال لیتے ہیں یا اپنے پر ظلم کرتے ہیں یا بعض ایسے لوگ ہیں بلکہ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کو سرسری لیتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی طرف جس طرح توجہ کرنی چاہئے وہ توجہ نہیں کرتے۔ پس یہ دونوں قسم کے لوگ ہیں جو افراط اور تفریط سے کام لیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے باہر نکلتے ہیں۔ نیکی میں بڑھنے والوں کی بھی بعض مثالیں ہوتی ہیں۔ ایک عورت کی مثال آپ نے دی جو ناجائز طور پر نیکی کے نام پر ایک کام کرنا چاہتی تھی جو اصل میں نیکی نہیں ہے کیونکہ خدا اور اس کے رسول نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اس واقعہ میں جو میں بیان کروں گا ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو بعض دفعہ اپنی خوابوں کو بہت اہمیت دیتے ہیں حالانکہ ان کا وہ مقام نہیں ہوتا کہ یہ کہا جائے کہ ان کی ہر خواب سچی ہے اور اس کا کوئی مطلب ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آج ایک عورت ہمارے ہاں آئی وہ قادیان کی پرانی عورت ہے اس کے دماغ میں کچھ نقص ہے۔ کہنے لگی کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے ہیں اور آپ نے فرمایا ہے کہ اگر تم چھ مہینے متواتر روزے رکھو تو خلیفۃ المسیح کو صحت ہو جائے گی۔ (حضرت مصلح موعودؓ کی بیماری کے شروع دنوں کی بات ہے۔) مگر وہ عورت کہنے لگی کہ میں نے جن علماء سے پوچھا انہوں نے یہی کہا ہے کہ چھ مہینے کے متواتر روزے رکھنا ناجائز ہے۔ پھر کہنے لگی کہ میاں بشیر احمد نے کہا ہے کہ تو جمعرات اور پیر کے روزے رکھ لیا کر۔ لیکن اس کے بعد کہنے لگی کہ میں نے پھر خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ آئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے تو کہا تھا کہ چھ ماہ کے متواتر روزے رکھ۔ تو متواتر روزے کیوں نہیں رکھتی۔ تو حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں میں نے کہا کہ تیری خواب حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی اور حضرت مسیح موعودؑ بھی اپنے الہاموں کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ اگر میرا کوئی الہام قرآن اور سنت کے خلاف ہو تو میں اسے بلغم کی طرح پھینک دوں۔ (گلے سے صاف کر کے نکال کے پھینک دوں۔) جب حضرت مسیح موعودؑ اپنی وحی کو قرآن کریم اور سنت کے اتنا مطابق کرتے ہیں تو ہمیں بھی اپنی خواب آپ کے احکام کے مطابق کرنی پڑے گی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے ...... لوگوں کو متواتر اور لمبے عرصے کے روزوں سے منع کیا ہے۔ تو اگر تمہیں کوئی خواب اس حکم کے خلاف آتی ہے یا آئی ہے تو وہ شیطانی سمجھی جائے گی۔ خدائی نہیں سمجھی جائے گی۔ (بیشک تم یہی کہو کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کہا ہے۔) اگر خدائی خواب ہوتی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتی۔ آپ کی تردید کبھی نہیں کرتی۔ پس جب خواب ایسی ہو جو قرآن کریم یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتویٰ اور سنت کے خلاف ہو تو وہ بہرحال ردّ کرنے کے قابل سمجھی جائے گی کیونکہ نہ تو قرآن کریم کے خلاف کوئی خواب سچی ہو سکتی ہے اور نہ سنت کے خلاف کوئی خواب سچی ہو سکتی ہے اور نہ صحیح حدیث کے خلاف

کوئی خواب سچی ہوسکتی ہے‘‘۔

پس کسی بات کے متعلق خوابوں کو بنیاد بنانا چاہے وہ نیکی کی بات ہی ہو اور اپنے آپ کو ایسی تکلیف میں ڈالنا جس کی طاقت نہ ہو یہ چیز غلط ہے۔ نہ صرف غلط ہے بلکہ غیر صالح عمل ہے اور بعض دفعہ گناہ بن جاتا ہے۔ ہاں جن کو اللہ تعالیٰ نے مامور من اللہ کے طور پر کھڑا کرنا ہو ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک بالکل مختلف ہوتا ہے۔ وہ عام لوگوں میں سے نہیں ہوتے۔ ان کا کسی عام فرد سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

اس واقعہ سے شاید کسی کو یہ بھی خیال ہو کہ حضرت مسیح موعود نے چھ ماہ کے روزے رکھے تھے تو اس کے متعلق ایک تو واضح ہو کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے نبوت کے مقام پر کھڑا کرنا تھا۔ دوسرے خود حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق کیا فرمایا ہے اور اس ضمن میں ہمیں کیا نصیحت فرمائی ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے ذکر کیا کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنّت اہل بیتِ رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ اور اس قسم کے روزے کے عجائبات میں سے جو میرے تجربے میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانے میں میرے پر کھلے‘‘۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد پھر کشوف کا، الہامات کا ایک سلسلہ جاری کیا۔ پھر آپ نے اس کی کچھ تفصیل بیان فرمائی ہے کہ کیا کیا ہوا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’غرض اس مدت تک روزے رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع واقسام کے مکاشفات تھے‘‘۔ یہ یاد رکھنے والی بات ہے۔ ’’لیکن مَیں ہر ایک کو صلاح نہیں دیتا کہ وہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ یاد رہے کہ میں نے کشف صریح کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جسمانی سختی کشی کا حصہ آٹھ یا نو ماہ تک لیا اور بھوک اور پیاس کا مزہ چکھا اور پھر اس طریق کو علی الدوام بجالانا چھوڑ دیا‘‘۔ پس آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ مقام دینا تھا اس کی وجہ سے اجازت ہوئی۔ پھر اس کے بعد کبھی اس پر آپ نے عمل نہیں کیا۔ فرمایا کہ کبھی کبھی میں روزے رکھ لیتا تھا۔ نیز دوسروں کو بھی، اپنے ماننے والوں کو بھی اس طرح کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔

پھر حضرت مسیح موعود پر ایک یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ نے آ کر ایک جماعت بنا کر ایک فساد پیدا کر دیا...... نبی تو اللہ تعالیٰ اس لئے بھیجتا ہے کہ فساد کی حالت کو دور کرے اور ایک ہاتھ پر جمع ہو کر یہ لوگ ایک بنئے، وحدت بننے کی کوشش کریں۔ پس جو ایمان لاتے ہیں وہ امن میں آتے ہیں۔ ایک وحدت بن جاتے ہیں۔ فسادوں سے دور ہٹ جاتے ہیں۔ اور دوسرے مخالفین جو ہیں وہ فسادوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اب ہمارے خلاف چاہے جتنے مرضی مخالفین اکٹھے ہو کے مخالفت کرتے رہیں لیکن آپس میں پھر بھی یہ لوگ پھٹے ہوئے ہیں۔ دل ان کے پھٹے ہوئے ہیں۔ ایک نہیں ہیں۔ آپس میں پھر سر پھٹول ان کی ہوتی رہتی ہے۔ اور جب تک یہ امام کو نہیں مانیں گے یہ اسی طرح ہوتا رہے گا......۔

حضرت مصلح موعود انہی فسادوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ ’’ایک دوست نے سنایا کہ ایک مرتبہ ایک (-) کی مسجد میں ان کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ رہا تھا۔ التحیات میں اس نے انگلی اٹھا لی۔ تشہد کے وقت اس کا انگلی اٹھانا تھا کہ تمام مقتدی نمازیں توڑ کر اس پر ٹوٹ پڑے......اس کی انگلی کو ہی دیکھ رہے تھے۔ نماز توڑ کر اس کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور اس کو مارنا شروع کر دیا۔ تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’یہ فساد حضرت مسیح موعود کے آنے سے پہلے ہی تھے۔ مسیح موعود نے تو آ کر اصلاح کی۔ چوٹ لگانے والا فسادی ہوتا ہے‘‘۔ (اب یہ پوچھ رہے ہیں کہ جو کسی کو مارتا ہے وہ فسادی ہوتا ہے، چوٹ لگانے والا فسادی ہوتا ہے) یا ڈاکٹر؟ جو نشتر لے کر علاج پر آمادہ ہوتا ہے‘‘۔ (دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں جو زخم لگاتے ہیں۔ ایک وہ جو کسی کو مار کر زخم لگاتا ہے۔ چوٹ لگا کر زخم لگاتا ہے۔ اور ایک ڈاکٹر ہے جو علاج کی غرض سے زخم لگاتا ہے۔) ’’ایک شخص کو بخار ہے۔ منہ کڑوا ہو۔ ڈاکٹر کونین دے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ظالم نے منہ کڑوا کر دیا۔ اگر ڈاکٹر بلغم کو نہ نکالتا تو جسم کی خرابی بڑھ جاتی۔ بلغم نکال دینے پر اعتراض کیسا؟ ہڈی ٹوٹی رہتی اگر زخم کو نشتر سے صاف نہ کیا جاتا۔ اس پر جلن آمیز دوائی نہ چھڑکی جاتی تو مریض کی حالت کس طرح بہتر ہوسکتی۔ اس کی تو جان خطرے میں پڑ جاتی۔ اس صورت میں کس طرح کوئی ڈاکٹر کو ملزم بنا سکتا ہے۔‘‘ (پس ڈاکٹر اگر کسی کو کوئی تکلیف دیتا ہے تو علاج کی غرض سے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کے حضور اسی تفرقے کے متعلق سوال کیا کہ آپ نے آ کے مزید تفرقہ ڈال دیا اور پہلے ہی اتنا فساد پھیلا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اچھا بتاؤ کہ اپنا اچھا دودھ سنبھالنے کے لئے دہی کے ساتھ ملا کر رکھتے ہیں یا علیحدہ؟‘‘ (دودھ کو اگر سنبھالنا ہو تو دہی سے علیحدہ رکھتے ہیں تا کہ اس پہ کہیں چھینٹا وغیرہ نہ پڑ جائے کیونکہ دودھ اس سے خراب ہو جاتا ہے۔) ’’ظاہر ہے کہ دہی کے ساتھ اچھا دودھ ایک منٹ بھی اچھا نہیں رہ سکتا۔ پس فرستادہ جماعت کا درماندہ جماعت سے علیحدہ کیا جانا ضروری تھا‘‘ (یہ جو فرقہ بنایا یا علیحدہ جماعت قائم کی یہ ایک فرستادے کی جماعت ہے اور اس کا اس جماعت سے علیحدہ کیا جانا ضروری تھا۔ ان لوگوں سے علیحدہ کیا جانا ضروری تھا جو بگڑے ہوئے ہیں۔) ’’جس طرح بیمار سے پرہیز نہ ہو تو تندرست بھی ساتھ گرفتار ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ روحانی بیماروں سے فرستادہ جماعت کو علیحدہ رکھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جنازہ، شادی، نماز وغیرہ علیحدہ ہو‘‘۔ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔ آپ فرماتے ہیں ’’کیونکہ اکثر عورتیں ہی اختلاف کرتی ہیں اس لئے میں عورتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جس طرح مریض کے ساتھ تندرست کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ یاد رکھو یہی حالت تمہاری غیر (از جماعت) سے تعلق رکھنے میں ہو گی۔ اکثر عورتیں کہتی ہیں کہ بہن یا بھائی کا رشتہ ہوا چھوڑا کس طرح جائے‘‘۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر زلزلہ آ جائے یا آگ لگ جائے تو ایک بہن بھائی کی پرواہ نہ کر کے بلکہ اس کو پیچھے دھکیل کر خود اس گرتی ہوئی چھت سے جلد نکل بھاگنے کی کوشش کرے گی تو پھر دین کے معاملے میں کیوں یہ خیال کیا جاتا ہے؟ دراصل یہ آرام کے جذبات ہیں‘‘ (اگر اس کو سمجھا جائے اور ایک مصیبت سمجھی جائے تو پھر ایسے خیالات نہ آئیں کہ کیوں علیحدہ کیا جائے۔ ہم میں پھاڑ کیوں ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ یہ مصیبت کے وقت نہیں ہوتا۔ کیونکہ تم اس کو سمجھتے نہیں۔ ابھی دین کا ادراک حاصل نہیں ہوا اس لئے یہ آرام کے جذبات حاوی ہو رہے ہیں۔ مصیبت کے جذبات ہوں تو یہ ردّ عمل اس طرح نہ ہو۔) ’’اگر خدا رات کو تم میں سے کسی کے پاس فرشتہ ملک الموت بھیجے جو کہے کہ حکم تو تیرے بھائی یا دوسرے عزیز کی جان نکالنے کا ہے مگر خیر میں اس کے بدلے تیری جان لیتا ہوں تو کوئی بھی (اس کو قبول نہیں کرے گا) عورت قبول نہیں کرے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ...... (التحریم: 7) یعنی بچاؤ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانوں کو آگ سے۔ اب حضرت مسیح موعود کی پَیرو اگر دوسرے غیر (از جماعت) سے بیاہی گئی تو خاوند کی وجہ سے یقیناً وہ احمدیت سے دور ہو جائے گی یا اگر دُور نہیں ہو گی تو کُڑھ کُڑھ کر مر جائے گی۔ (کیونکہ یہی ہوتا ہے کہ گھروں میں جا کے پھر اس پر سختیاں ہوتی ہیں۔) اپنے رشتہ داروں سے الگ کی جائے گی بوجہ تعصب مذہبی کے۔ (اور یہ آجکل بھی اسی طرح ہوتا ہے۔) تو یہ ایک آگ ہے۔ کیا خود اپنے ہاتھ سے کوئی عورت اپنی بیٹی کو آگ میں ڈالتی ہے؟ مگر اس طرح ایک تھوڑے سے تعلقات کے لئے اسے آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ پس اس سے بچنا چاہئے۔‘‘

پس اگر ہم احمدی غیروں میں رشتہ نہیں کرتے جو بڑا الزام لگایا جاتا ہے تو یہ تفرقے نہیں ہیں بلکہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش ہے۔ لیکن یہ خیال اسے ہی آ سکتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی روح کو سمجھے اور اس میں لڑکے بھی شامل ہیں۔ وہ احمدی لڑکے جو احمدی لڑکیوں کو چھوڑ کر غیروں سے شادی کرتے ہیں۔ پس لڑکوں کو بھی سمجھنا چاہئے کہ اگر وہ اپنے آپ کو احمدی کہلواتے ہیں اور حقیقی احمدی سمجھتے ہیں تو پھر صرف ذاتی خواہشات کو نہ دیکھیں اور جب شادی کا وقت آئے تو احمدی لڑکیوں سے شادیاں کریں۔ اپنی دنیاوی خواہشات پر اپنی اگلی نسل اور دین کو ترجیح دیں ورنہ نسلیں صرف لڑکیوں کے غیروں میں بیاہنے سے برباد نہیں ہوتیں بلکہ لڑکوں کے غیروں میں شادیاں کرنے سے بھی برباد ہوتی ہیں۔ ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ احمدی صرف معاشرتی دباؤ یا رشتہ داری کی وجہ سے احمدی نہ ہو بلکہ دین کو سمجھ کر احمدی بننے کی کوشش کریں۔ اگر احمدی لڑکے

باہر شادیاں کرتے رہیں گے تو پھر احمدی لڑکیاں کہاں بیاہی جائیں گی۔ پس لڑکوں کو بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اب بھی اس بارے میں احتیاط نہ کی گئی اور اس طرف اب بہت زیادہ رجحان ہونے لگ گیا ہے تو پھر آئندہ یہ رجحان مزید بڑھتا چلا جائے گا اور پھر نسل میں احمدیت نہیں رہے گی سوائے اس کے کہ کسی پر خاص اللہ تعالیٰ کا فضل ہو۔

مَیں تو اکثر باہر رشتے کرنے والے لڑکوں کو بھی یہ کہتا ہوں کہ تم احمدی لوگ اگر لڑکیوں کے بھی حق ادا کرو، اگر کسی وجہ سے، مجبوری سے خود رشتہ باہر کیا ہے تو کسی نوجوان کو احمدیت میں شامل کرواور اُسے مخلص احمدی بناؤ اور پھر اس کا احمدی لڑکی سے رشتہ کرواؤ۔ اس سے تمہیں (دعوت الی اللہ) کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی اور پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس احساس کی وجہ سے خود بھی احمدی لڑکیوں سے شادی کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

بہرحال لڑکیوں کی شادیوں کے مسائل ہیں اور یہ آج ہی نہیں ہمیشہ سے ہیں۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ایک اہم مسئلہ جس پر مَیں آج کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ احمدیوں اور غیر (از جماعت) میں نکاح کا سوال ہے اور اسی کے ضمن میں کُفو کا سوال بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو شادیوں کے متعلق جو مشکلات پیش آتی ہیں مجھے پہلے بھی ان کا علم تھا لیکن اس نو ماہ کے عرصے میں تو بہت ہی مشکلات اور رکاوٹیں معلوم ہوئی ہیں۔ (یہ نو ماہ کا عرصہ آپ بیان فرما رہے ہیں۔ یہ تقریر آپ نے 1914ء میں اپنی خلافت کے تقریباً نو ماہ بعد جلسہ سالانہ ہوا تھا اس میں کی تھی) اور لوگوں کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملے میں ہماری جماعت کو سخت تکلیف ہے۔ آج بھی یہی حال ہے۔ یہ تکلیف جو ہے یہ جاری ہے اور مشکلات ہیں لیکن ان مشکلات کو ہم نے حل بھی کرنا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق تجویز کی تھی کہ احمدی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام ایک رجسٹر پر لکھے جائیں اور آپ نے یہ رجسٹر کسی شخص کی تحریک پر کھلوایا تھا۔ اس نے عرض کیا تھا کہ حضور شادیوں میں سخت دقت ہوتی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ غیروں سے تعلق پیدا نہ کرو۔ اپنی جماعت متفرق ہے۔ اب کریں تو کیا کریں؟ ایک ایسا رجسٹر ہو جس میں سب نا کتخدا لڑکوں اور لڑکیوں کے نام ہوں۔ (یعنی ایسے لڑکوں اور لڑکیوں کے نام ہوں جن کے رشتے نہیں ہوئے ہوئے) تا رشتوں میں آسانی ہو۔ حضور سے جب کوئی درخواست کرے تو اس رجسٹر سے معلوم کر کے اس کا رشتہ کروا دیا کریں کیونکہ کوئی ایسا احمدی نہیں ہے جو آپ کی بات نہ مانتا ہو۔ (یہ حضرت مسیح موعود کو اس شخص نے کہا) بعض لوگ اپنی کوئی غرض درمیان میں رکھ کر کوئی بات پیش کرتے ہیں اور ایسے لوگ آخر میں ضرور ابتلاء میں پڑتے ہیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ اپنے مسائل تو لوگ پیش کرتے ہیں، جب کوئی بات عرض کرتے ہیں لیکن کوئی غرض اپنی ذاتی بھی ہوتی ہے اور پھر اس وجہ سے ابتلاء میں پڑ جاتے ہیں۔ تو فرماتے ہیں کہ) اس شخص کی بھی نیت معلوم ہوتا ہے درست نہیں تھی۔ انہی دنوں میں ایک دوست کو جو نہایت مخلص اور نیک تھے شادی کی ضرورت ہوئی۔ اسی شخص کی جس نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ رجسٹر بنایا جائے (حضرت مسیح موعود کو یہ تجویز پیش کی تھی ناں کہ رجسٹر بنایا جائے۔) اس کی ایک لڑکی تھی۔ حضرت مسیح موعود نے اس دوست کو اس شخص کا نام بتایا کہ اس کے ہاں تحریک کرو۔ (یعنی جس نے تجویز پیش کی تھی اس کی لڑکی تھی۔ جب ایک رشتہ آیا تو حضرت مسیح موعود نے اسی کے گھر رشتہ بھجوا دیا۔) لیکن اس نے نہایت غیر معقول عذر کر کے رشتے سے انکار کر دیا اور لڑکی کہیں غیر (از جماعت) میں بیاہ دی۔ جب حضرت صاحب کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ آج سے مَیں شادیوں کے معاملے میں دخل نہیں دوں گا اور اس طرح یہ تجویز رہ گئی۔ لیکن اگر اس وقت یہ بات چل جاتی تو آج احمدیوں کو وہ تکلیف نہ ہوتی جو اب ہو رہی ہے''۔

بعض دفعہ نبی کے سامنے ایک انکار جو ہے پھر جماعت کے لئے مستقل ابتلاء بن جاتا ہے۔ غیروں میں بیاہنے کے کچھ عرصے بعد ہی اکثر کو اپنی غلطی کا احساس بھی ہو جاتا ہے اور جو بڑے مسائل پیدا ہو رہے ہوتے ہیں ان کا بھی پتا لگ جاتا ہے۔ اب بھی کئی لوگ اور لڑکیاں خود لکھتی ہیں یا ان کے ماں باپ کہ یہ فیصلہ کیا جس کا ہم خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ دین سے بھی دوری ہو گئی ہے۔ اور بعض سسرالوں نے یا خاوندوں نے تو ماں باپ سے اور رشتہ داروں سے ملنے جلنے کے لئے پابندی لگا دی ہے۔ لیکن وہ لوگ بھی ہیں جو اپنی اَنا میں آ کر بعض دفعہ اچھے بھلے احمدی رشتوں کو ٹھکرا دیتے ہیں جبکہ لڑکیاں بھی راضی ہوتی ہیں لڑکے بھی راضی ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض جگہ مَیں نے بھی کہا کہ رشتہ کر لو لیکن اَنا کی وجہ سے انکار کیا۔ بہرحال اگر ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کا انکار کیا تو اب میری بات کا انکار کرنا تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن پھر ایسوں کے انجام بھی بڑے بھیانک ہو جاتے ہیں۔ جرمنی میں ایک ایسا ہی واقعہ ہوا تھا کہ ماں باپ نے بیٹی کی مرضی کے مطابق شادی نہیں کی یا اس کے اصرار پر بیٹی کو ہی قتل کر دیا اور اب جیل میں پڑے ہوئے ہیں۔ پس اگر احمدی لڑکا اور لڑکی شادی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ماں باپ کو بھی ضد نہیں کرنی چاہئے۔ ذاتوں اور اَناؤں کے چکر میں نہیں آنا چاہئے۔

بیاہ شادی کے بارے میں ایک یہ مسئلہ لڑکیوں پر بھی واضح ہونا چاہئے کہ باوجود اس کے کہ لڑکی کی پسند بھی رشتے میں شامل ہونی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پسند کو قائم فرمایا ہے کہ لڑکی کی مرضی شامل ہو لیکن (دینِ حق) اس بات کی پابندی بھی ضرور کرواتا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے اور واقعہ میں آپ اسی کی طرف سے ہیں تو ہماری شریعت یہی کہتی ہے (یعنی (دینِ حق) کی شریعت یہی کہتی ہے) کہ ولی کی اجازت کے بغیر سوائے ان مستثنیات کے جن کا استثناء خود شریعت نے رکھا ہے کوئی نکاح جائز نہیں۔ اور اگر ہو گا تو وہ ناجائز ہو گا اور ادھالہ ہو گا اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے لوگوں کو سمجھائیں اور اگر نہ سمجھیں تو ان سے قطع تعلق کر لیں۔

اس قسم کے واقعات بعض دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک لڑکی نے جو جوان تھی ایک شخص سے شادی کی خواہش کی مگر اس کے باپ نے نہ مانا۔ وہ دونوں (قادیان کے قریب جگہ تھی) ننگل چلے گئے اور وہاں جا کر کسی مُلّاں سے نکاح پڑھوا لیا اور کہنا شروع کر دیا کہ ان کی شادی ہو گئی ہے۔ پھر وہ قادیان آ گئے۔ حضرت مسیح موعود کو معلوم ہوا تو آپ نے ان دونوں کو قادیان سے نکال دیا اور فرمایا یہ شریعت کے خلاف فعل ہے کہ محض لڑکی کی رضامندی دیکھ کر ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا جائے۔ وہاں بھی لڑکی راضی تھی اور کہتی تھی کہ مَیں اس مرد سے شادی کروں گی لیکن چونکہ ولی کی اجازت کے بغیر انہوں نے نکاح پڑھوایا اس لئے حضرت مسیح موعود نے انہیں قادیان سے نکال دیا۔ اسی طرح (وہاں اس زمانے میں کوئی نکاح حضرت مصلح موعود کے سامنے بھی ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ) یہ نکاح بھی ناجائز ہے اور یہی بات ہے جو میں نے اس مائی سے کہی ہے (لڑکے کی ماں سے کہی ہے۔ ایک عورت آئی تھی کہ کیونکہ لڑکی راضی تھی اس لئے میرے بیٹے نے نکاح کر لیا تو کیا عذاب آ گیا۔) آپ نے فرمایا میں نے اسے کہا دیکھو تمہارے بیٹے کو رشتہ مل رہا ہے اس لئے تم کہتی ہو جب لڑکی راضی ہے تو کسی ولی کی رضامندی کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن تمہاری بھی لڑکیاں ہیں۔ اگر وہ اب بیاہی جا چکی ہیں تو ان کی بھی لڑکیاں ہوں گی۔ کیا تم پسند کرتی ہو کہ ان میں سے کوئی لڑکی اس طرح نکل کر کسی غیر مرد کے ساتھ چلی جائے۔''

پس جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے نہ ہی ماں باپ کو اتنی سختی بلاوجہ کرنی چاہئے کہ بغیر کسی جائز وجہ کے جھوٹی غیرت کے نام پر رشتہ نہ کریں اور قتل تک ظالمانہ فعل کرنے والے بن جائیں۔ اور نہ ہی لڑکیوں کو (دینِ حق) اجازت دیتا ہے کہ خود ہی گھر سے جا کر عدالتوں میں یا کسی (-) کے پاس جا کے شادی کر لیں یا نکاح پڑھوا لیں۔ اگر بعض مجبوری کے حالات ہیں تو لڑکیاں بھی خلیفۂ وقت کو لکھ سکتی ہیں جو حالات کے مطابق پھر جو بھی معروف فیصلہ ہو گا وہ کرے گا۔ پس اگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اصول کو سامنے رکھیں گی اور لڑکے بھی سامنے رکھیں گے تو خدا تعالیٰ بھی پھر فضل فرمائے گا۔

ایک خطبہ میں حضرت مصلح موعود یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ ذکر الٰہی کے لئے اور خدا تعالیٰ

سے تعلق پیدا کرنے کے لئے، اس سے محبت کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے لا کر غور کیا جائے اور ان صفات کے ذریعہ سے پھر ذاتی تعلق بڑھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا صحیح اِدراک تبھی حاصل ہوتا ہے اور یہ عام قانون قدرت ہے کہ دنیاوی ظاہری تعلق اور محبت پیدا کرنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ یا تو جس سے محبت کی جاتی ہے اس کی قربت ہو یا کم از کم اس کا کوئی نقشہ، اس کی کوئی تصویر سامنے ہوتا کہ پسند اور تعلق کا اظہار ہو۔ اس بات کو بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’محبت کے لئے ضروری ہے کہ یا تو کسی کا وجود سامنے ہو اور یا اس کی تصویر سامنے ہو۔ (یہ کوئی نئی بات نہیں کہ آج کے زمانے میں رشتہ والے کہتے ہیں جی تصویریں بھیجیں)۔ فرمایا کہ مثلاً (دین حق) نے یہ کہا ہے کہ جب تم شادی کرو تو شکل دیکھ لو اور جہاں شکل دیکھنی مشکل ہو وہاں تصویر (آجکل کے زمانے میں، اُس زمانے میں بھی دیکھی جاسکتی تھی، اب بھی) ’’دیکھی جاسکتی ہے۔ مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مثلاً میری جب شادی ہوئی میری عمر چھوٹی تھی۔ حضرت مسیح موعود نے ڈاکٹر رشیدالدین صاحب کو لکھا کہ لڑکی کی تصویر بھیج دیں۔ انہوں نے تصویر بھیج دی اور حضرت مسیح موعود نے تصویر مجھے دے دی۔ میں نے جب کہا کہ مجھے یہ لڑکی پسند ہے تب آپ نے میری شادی وہاں کی۔ پس بغیر دیکھنے کے محبت ہو تو کیسے۔ یہ تو ایسی ہی چیز ہے کہ خدا تعالیٰ تمہارے سامنے آئے۔ (اب خدا تعالیٰ کی محبت کا ذکر شروع ہو گیا کہ اس کی محبت کس طرح ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارے سامنے آئے) اور تم آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو اور پھر کہو کہ خدا تعالیٰ کی محبت ہو جائے (بغیر اُسے دیکھے) وہ محبت ہو کیسے؟ حضرت مسیح موعود کا ایک شعر ہے کہ: ؎

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

یعنی کچھ تو ہو۔ اگر محبوب خود سامنے نہیں آتا تو اس کی آواز تو سنائی دے۔ اس کے حسن کی کوئی نشانی تو نظر آئے۔ یہ تصویر ہے خدا تعالیٰ کی۔ (خدا تعالیٰ کی تصویر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ ربّ ہے، رحمان ہے، رحیم ہے، مالک یوم الدین ہے، ستار ہے، قدوس ہے، مؤمن ہے، مہیمن ہے، سلام ہے، جبار ہے اور قہار ہے اور دوسری صفات الٰہیہ۔ یہ نقشے ہیں جو ذہن میں کھینچے جاتے ہیں۔ جب متواتر ان صفات کو ہم اپنے ذہن میں لاتے ہیں اور ان کے معنوں کو ترجمہ کر کے ذہن میں بٹھا لیتے ہیں تو کوئی صفت خدا تعالیٰ کا کان بن جاتی ہے۔ کوئی صفت آنکھ بن جاتی ہے۔ کوئی صفت ہاتھ بن جاتی ہے اور کوئی صفت دھڑ بن جاتی ہے اور یہ سب مل کر ایک مکمل تصویر خدا تعالیٰ کی بن جاتی ہے۔‘‘ (ماخوذ از الفضل 18 جولائی 1951ء صفحہ 5 جلد 39/5 نمبر 166)

پس اللہ تعالیٰ سے محبت کے لئے ان صفات کا تصور اور مستقل اپنے سامنے رکھنا حقیقی محبت الٰہی کو حاصل کرنے والا بناتا ہے اور تبھی انسان پھر اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایک حقیقی مومن کو دین کے لئے غیرت اور جوش دکھانا چاہئے۔ اس بات کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ’’حضرت مسیح موعود کی زبان سے میں نے بارہا سنا ہے اور سینکڑوں (رفقاء) ابھی ہم میں ایسے زندہ ہیں جنہوں نے سنا ہو گا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ وہ اپنی طبیعت کی افتاد کی وجہ سے یا باوجود اپنی نیک نیتی اور نیک ارادوں کے کوئی صحیح طریق اختیار نہیں کرسکتیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص تھا اس نے کسی دوست سے کہا کہ میری لڑکی کے لئے کوئی رشتہ تلاش کرو۔ کچھ روز کے بعد ان کا دوست آیا اور کہا کہ میں نے موزوں رشتہ تلاش کر لیا ہے۔ اس نے پوچھا کہ لڑکے کی کیا تعریف ہے۔ اس کا بیان کرو۔ وہ کہنے لگا لڑکا بڑا ہی شریف ہے اور بھلا مانس ہے۔ اس نے کہا کوئی اور حالات اس کے بیان کرو۔ اس نے جواب دیا بس جی اور حالات کیا ہیں۔ بے انتہا بھلا مانس ہے۔ پھر اس نے کہا کوئی اور بات اس کی بتاؤ (صرف بھلا مانسی تو کوئی چیز نہیں۔) اس نے جواب دیا کہ اور کیا بتاؤں۔ بس کہہ جو دیا کہ وہ انتہا درجہ کا بھلا مانس ہے۔ اس پر لڑکی والے نے کہا کہ میں اس سے رشتہ نہیں کرسکتا جس کی تعریف سوائے بھلا مانس ہونے کے اور ہے ہی نہیں۔ (نہ کوئی کام، نہ کوئی اور چیز صرف بھلا مانس ہے۔) کل کو اگر کوئی میری لڑکی کو ہی اٹھا کے لے جائے تو پھر وہ اپنی بھلا مانسی میں چپ کر کے بیٹھا رہے گا۔ تو بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں صرف بھلے مانسی ہوتی ہے۔ فرمایا کہ غیرت اور دین کا جوش نہیں پایا جاتا (دین کے معاملے میں بھی ایسے ہوتے ہیں۔ بڑے شریف ہیں، بڑے بھلا مانس ہیں۔ دین کی نہ غیرت ہوتی ہے نہ دین کے متعلق کوئی جوش پایا جاتا ہے اور) بوجہ نیک نیت ہونے کے مومن تو ضرور کہلاتے ہیں مگر ان کی بھلا مانسی خود ان کے لئے اور جماعت کے لئے بھی مضر پڑا کرتی ہے‘‘۔

اس لئے بہر حال غیرت دکھانی چاہئے۔ پس ایسے لوگ جو بعض دفعہ نظام جماعت پر اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں اور اس قسم کے جو بھلے مانس لوگ ہوتے ہیں وہ ان اعتراض کرنے والوں کی مجلسوں میں بیٹھے ہوتے ہیں تو وہ بہر حال غلط کام کرتے ہیں۔ صرف بھلے مانسی یہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ ایسی مجلسوں میں بیٹھے رہنا بے غیرتی بن جاتی ہے۔ کم از کم اتنی غیرت ضرور دکھانی چاہئے کہ جہاں بھی ایسے اعتراض ہو رہے ہوں اس مجلس سے اٹھ جایا جائے اور اگر ایسی باتیں کرنے والا مستقل فتنہ پھیلانے والا ہو تو پھر نظام کو بتانا چاہئے اور نظام جماعت کو خلیفہ وقت کے علم میں یہ باتیں لانی چاہئیں تا کہ اس کے تدارک کے طور پر جو بھی اقدام کرنے ہوں کئے جائیں۔

اب ایک واقعہ غیر از جماعت ...... کا بیان کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کے خلاف کس طرح لوگوں کے دلوں میں بغض اور کینہ بھرنے کی کوشش کرتے تھے، ورغلاتے تھے۔ کس طرح جھوٹ بولتے تھے اور اب بھی بولتے ہیں اور آپ پہ کیسے کیسے الزام لگائے جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود کو بھی ساحر کہتے تھے (یہ لوگ جادوگر کہتے تھے)۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دوست نے سنایا کہ فیروز پور کے علاقے میں ایک (مخالف) تقریر کر رہا تھا کہ احمدیوں کی کتابیں بالکل نہیں پڑھنی چاہئیں۔ (غیر از جماعت مخالف) اپنے لوگوں کو بتا رہا تھا کہ احمدیوں کی کتابیں بالکل نہیں پڑھنی چاہئیں اور قادیان میں ہرگز نہیں جانا چاہئے اور اس کذاب نے لوگوں کو اپنا ایک من گھڑت واقعہ بھی اپنی بات کی تائید میں سنا دیا۔ (یہ تقریر کرتے ہوئے اب وہ اپنی بات کو کس طرح وزن دے تو اس نے یہ واقعہ آپ ہی گھڑ کے سنا دیا۔ کہنے لگا کہ ایک دفعہ میں قادیان گیا میرے ساتھ ایک رئیس بھی تھا۔ (ہم قادیان گئے۔) ہم مہمان خانے میں جا کے ٹھہر گئے اور کہا کہ مرزا صاحب سے ملنا ہے۔ تھوڑی دیر میں مولوی نورالدین صاحب آ گئے اور بڑی میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگے۔ اس کے تھوڑی دیر کے بعد ہمارے لئے ایک شخص حلوہ لایا اور مولوی نورالدین صاحب نے کہا کہ یہ آپ لوگوں کے لئے تیار کرایا گیا ہے۔ (مخالف) کہنے لگے میں تو جانتا تھا اس لئے سمجھ گیا کہ اس حلوے پر جادو کیا گیا ہے۔ اس لئے میں نے تو اسے ہاتھ تک نہ لگایا۔ مگر میرے ساتھی کو پتا نہ تھا اس نے وہ حلوہ کھا لیا اور میں کوئی بہانہ بنا کر وہاں سے کھسک گیا۔ مولوی نورالدین صاحب کو یہ پتہ نہ لگ سکا کہ میں نے حلوہ نہیں کھایا۔ (ایسا میں نے داؤ چلایا۔) تھوڑی دیر کے بعد میرا وہ ساتھی جس نے حلوہ کھا لیا تھا کہنے لگا کہ میرے دل کو تو ایسی کشش ہو رہی ہے کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں گویا اس پر حلوے کا اثر ہو گیا۔ مگر میں نے تو کھایا ہی نہیں تھا۔ (مخالف) فرمانے لگے اس لئے مجھ پر ماحول کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی تو مرزا صاحب نے اپنی فٹن تیار کرائی اس میں وہ خود بھی بیٹھے اور مولوی نورالدین صاحب کو بھی بٹھایا۔ مجھے بھی ساتھ بٹھا لیا۔ (پھر (مخالف) جھوٹ بولتے ہیں کہنے لگے کہ مرزا صاحب) مجھ سے باتیں کرنے لگے۔ میں بھی تجربہ کرنے کے لئے سر ہلاتا تھا۔ (ہاں ہاں کرتا گیا۔) انہوں نے سمجھا یہ مان لے گا۔ اس نے حلوہ کھایا ہوا ہے (اس لئے یہ ضرور مان لے گا کیونکہ حلوہ پہ جادو کیا ہوا تھا۔ (مخالف) فرمانے لگے) پہلے تو انہوں نے کہا کہ میں نبی ہوں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد کہا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہوں (نعوذ باللہ) اور پھر کہا کہ میں خدا ہوں (نعوذ باللہ)۔ یہ باتیں سن کر میں نے کہا اَسْتَغْفِرُاللّٰہ۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ ((مخالف) نے فرمایا) اس پر مرزا صاحب نے مولوی نورالدین سے حیرت کے ساتھ پوچھا کہ کیا اسے حلوہ نہیں کھلایا تھا؟ (اس پہ جادو ہی نہیں ہوا۔) انہوں نے کہا کھلایا تو تھا۔ (تو پھر جادو نہیں ہوا۔ بڑی حیرت کی بات ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بھی

بعض دفعہ موقع پر ہی ان کے جھوٹ کھول دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔) (مخالف) کی اسی مجلس میں ایک غیر (از جماعت) وکیل بھی بیٹھے ہوئے تھے (لیکن شریف النفس تھے۔ غیر (از جماعت) تھے) جو کسی زمانے میں یہاں حضرت خلیفہ اول کے پاس علاج کے لئے آئے تھے۔ (مخالف) صاحب کی یہ بات سن کر وہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میں تو (مخالفین) سے پہلے ہی بدظن تھا اور سمجھتا تھا کہ یہ لوگ بہت جھوٹے ہوتے ہیں لیکن آج میں نے سمجھا کہ ان سے زیادہ جھوٹا اور کوئی ہوتا ہی نہیں۔ (وکیل صاحب کہنے لگے کہ) انہوں نے لوگوں سے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں احمدی نہیں ہوں۔ (وکیل صاحب نے لوگوں سے کہا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں احمدی نہیں ہوں) مگر میں علاج کے لئے خود وہاں ہو کر آیا ہوں اور وہاں رہا ہوں۔ (مخالف) نے جتنی بھی باتیں کی ہیں یہ سب غلط ہیں۔ فٹن تو کجا وہاں تو کوئی ٹانگہ بھی نہیں ہے اور اس زمانے میں یکے ہوتے تھے۔ (اب یہ (مخالف) تفصیل بیان کر رہے ہیں ناں کہ یہ فٹن آ کے کھڑی ہوئی اور اس میں حضرت مسیح موعود بیٹھے اور خلیفہ اول کو اس میں بٹھایا اور ساتھ مجھے بٹھا لیا۔ فٹن کا کوئی تصور ہی نہیں تھا وہاں قادیان میں اس وقت۔ ٹانگہ بھی نہیں ہوتا تھا) اور پھر خدا تعالیٰ کی یہ بھی عجیب قدرت ہے کہ فٹن تو آج تک یہاں نہیں ہے (حضرت مصلح موعود جب بیان کر رہے ہیں اس وقت تک وہاں فٹن کا کوئی تصور نہیں تھا) تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اب بھی ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ یہاں جادو ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوتے ہیں ان کو ماریں پڑتی ہیں۔ گالیاں دی جاتی ہیں۔ بے عزت کیا جاتا ہے۔ ان کو مالی نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ پھر بھی یہ فدائی رہتے ہیں اور احمدیت کو نہیں چھوڑتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو مار پیٹ، گالی گلوچ اور نقصانات کی وجہ سے ڈر جانا چاہئے مگر ان پر کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا۔'' اس لئے یقیناً کوئی جادو ہوتا ہے کہ یہ اس طرح اپنے ایمان پہ قائم رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان جھوٹے (مخالفین) سے بھی (-) کو بچائے اور لوگوں کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد میں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ حاضر ہے جو مکرمہ سکینہ ناہید صاحبہ بنت مکرم محمد دین صاحب مرحوم آف جموں کشمیر کا ہے۔ اور یہ مکرم شیخ محمد شریف صاحب مرحوم کی اہلیہ ہیں۔ 3/اپریل کو 90 سال کی عمر میں یہاں وفات پا گئیں۔......

مرحومہ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد صاحب کے ذریعہ آئی تھی۔ مرحومہ نے کشمیر میں مخالفت کے باوجود 16 سال کی عمر میں بیعت کی توفیق پائی۔ شادی کے بعد پٹھانکوٹ مقیم ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت (اماں جان) جب ڈلہوزی تشریف لے جاتے تو آپ کو ان کی مہمان نوازی کا موقع ملتا رہا۔ پاکستان بننے پر اپنے شوہر کے ساتھ بدوملہی شفٹ ہو گئیں۔ یہاں کئی سال تک انہیں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1974ء میں مخالفین نے آپ کا گھر لُوٹ کر جلا دیا لیکن آپ نے بڑے حوصلہ اور صبر سے اس وقت کو گزارا۔ پھر یہاں یوکے میں یہ شفٹ ہو گئیں۔ بڑی محبت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ نظام جماعت اور خلافت سے بہت عقیدت کا تعلق تھا۔ باوجود بیماری کے اور بڑھاپے کے باقاعدہ مجھے وقتاً فوقتاً ملنے آتی تھیں اور ان میں بڑا ہی اخلاص تھا۔ بہت نیک، تہجد گزار، نماز روزہ کی پابند بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم شوکت غنی صاحب شہید کا ہے جو کہ قاضی عبدالغنی صاحب کے بیٹے ہیں۔ ندھیری آزاد کشمیر کے رہنے والے تھے۔ آجکل ربوہ میں آباد ہیں۔ یہ پاک فوج کے تحت بطور سپاہی گوادر بلوچستان کے علاقہ پسنی میں آپریشن ضرب عضب میں حصہ لے رہے تھے۔ 3/اپریل 2016ء کو دہشت گردوں کی اچانک فائرنگ سے 21 سال کی عمر میں وطن پر قربان ہو گئے اور شہادت کا رتبہ پایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ......۔ (مخالف) الزام لگاتے ہیں کہ احمدی وطن کے دشمن ہیں۔ اب شہادتیں پیش کرنے والے اور قربانیاں دینے والے احمدی ہی ہیں۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا مکرم قاضی فیروز دین صاحب ابن مکرم قاضی خیر الدین صاحب کے ذریعہ سے ہوا جنہوں نے گوئی آزاد کشمیر سے مکرم محبوب عالم صاحب کے ساتھ قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ان کے ہمراہ شہید مرحوم کے پڑنانا مکرم بہادر علی صاحب نے بھی دستی بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ فیروز الدین صاحب کا خاندان گوئی میں امام مسجد چلا آ رہا تھا اور علاقہ میں نمایاں حیثیت کا حامل تھا۔ مکرم فیروز الدین صاحب کو بیعت کے بعد اپنے خاندان کی طرف سے شدید مخالفانہ حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ بائیکاٹ اور جائیداد سے محرومی کے باوجود آپ احمدیت پر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا مخلص خاندان تھا۔ قاضی فیروز الدین صاحب کو دمہ کی بڑی تکلیف تھی۔ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا اللہ شفا دے گا۔ اس دعا کی برکت سے آپ کا شدید دمہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا اور آپ نے 80 سال سے زائد عمر پائی۔

(-) شہید مرحوم کے والد عبدالغنی صاحب فیملی کے ہمراہ فروری 2013ء میں کشمیر سے ہجرت کر کے ربوہ میں شفٹ ہو گئے تھے اور یہیں رہائش اختیار کی تھی۔ شہید کی پیدائش ندھیری آزاد کشمیر کی ہے جہاں وہ 4 مئی 1995ء کو پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ ڈیڑھ سال قبل فوج میں بحیثیت سپاہی بھرتی ہوئے۔ ابھی ٹریننگ مکمل کی تھی اور پاسنگ آؤٹ پریڈ مکمل ہونے کے بعد آجکل دہشت گردوں کے خلاف جو آپریشن ہے اس میں گوادر سیکٹر بلوچستان میں ڈیوٹی پر متعین تھے۔ دو اور تین اپریل کی درمیانی شب یہ شہادت کا واقعہ پیش آیا۔ شہادت کے بعد شہید مرحوم کی میت براستہ کراچی، لاہور اور پھر ربوہ لائی گئی جہاں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ تدفین عمل میں آئی۔ (-) مرحوم نظام وصیت میں شامل تھے۔ اس کے علاوہ بیشمار خوبیوں کے حامل تھے۔ ملنساری، مہمان نوازی اور ہمدردی کا عنصر نمایاں تھا۔ ہر ایک کی مدد کے لئے تیار رہتے تھے۔ نمازوں کے پابند تھے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ پوسٹنگ کے بعد بھی جب دور دراز علاقوں میں ہوتے تھے تو براہ راست فون کے اوپر خطبہ سنتے تھے۔ شہادت سے دو روز قبل اپنے تمام تر چندہ جات بھی ادا کر دیئے۔ ان کی آواز بھی بڑی اچھی تھی۔ ملازمت کے دوران وہاں ایک فنکشن میں غیر (از جماعت) کے سامنے حضرت مسیح موعود کا ایک منظوم کلام بڑی خوش الحانی سے انہوں نے سنایا۔ بہت سے غیر از جماعت وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بڑی داد دی اور ان سے یہ پوچھنے لگے کہ اس قدر خوبصورت منظوم کلام کس کا ہے۔ ہم نے تو اس سے قبل یہ کبھی نہیں سنا۔ ہمدردیٔ خلق کی صفت بھی ان میں بڑی نمایاں تھی۔ ملازمت کی ابتدا میں ایک دفعہ ان کو چار ماہ کے واجبات اکٹھے ملے تو اس موقع پر ایک اور فوجی شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنے تمام واجبات اپنے ساتھی شہید کی فیملی کو تحفۃً پیش کر دیئے حالانکہ یہ خود بھی گھر کے اکیلے کفیل تھے۔ شہید مرحوم کے والد کہتے ہیں کہ شہادت کی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ شہید مرحوم خاندان کے بڑے بزرگان جو وفات پا چکے تھے ان کے ساتھ بیٹھے ہیں اور ان کے چہرے پر ایک نہایت سفید رنگ سے بھرپور روشنی پڑ رہی ہے جس سے ان کا چہرہ نورانی ہو گیا ہے جو دیگر افراد سے نہایت نمایاں دکھائی دے رہا ہے۔ ربوہ میں رہائش کے دوران جب رہے ہیں تو مختلف کام کرتے رہے۔ یہ زعیم بھی رہے اور عمومی کی ڈیوٹیاں بھی دیتے رہے۔ ایک (بیت الذکر) میں کچھ عرصہ خادم (بیت الذکر) بھی رہے۔ ان کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ پسماندگان میں والد مکرم عبدالغنی صاحب، والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ، دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند کرتا رہے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ شہید اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ شاید پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ جمعہ کے بعد میں (-) ان دونوں کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

مکرم بشیرالدین کمال صاحب

الٰہی تقدیریں اور اللہ تعالیٰ کی وسیع حکمتیں

23مارچ ایک یادگار دن ہے اور رہے گا۔ کیونکہ اس دن حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ حالانکہ 23مارچ سے 7یا8ماہ پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جماعت کی بنیاد رکھنے کا حکم ہو چکا تھا۔ لیکن اس مقصد کیلئے آپ نے 23مارچ کو ہی چنا یقیناً اس میں حکمت ضرور ہے۔

حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ''داغ ہجرت'' ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ہجرت کرنی پڑے گی۔ ظاہر ہے کہ ہجرت کے لئے کسی دوسری جگہ ہی جانا پڑتا ہے۔ لیکن الہام (جو 1894ء میں ہوا) کے وقت کوئی ایسے آثار نہیں تھے۔ اس وقت برصغیر ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ امن و امان اور انصاف کا دور دورہ تھا اور انگریز بڑے سکون سے حکومت کر رہے تھے۔

ایک وقت ایسا آیا کہ انگریزوں کو برصغیر کو آزاد کرنے کا خیال آیا۔ یہ بھی خدائی تقدیر تھی۔ اس وقت ہندوستان میں کانگرس پارٹی کا بہت زور تھا اور وہ چاہتی تھی کہ تمام ملک پر ان کا کنٹرول ہو جائے اور ان کی حکومت قائم ہو جائے۔ لیکن دوسری سیاسی پارٹی مسلم لیگ تھی جس کے لیڈر قائداعظم محمد علی جناح تھے مسلم لیگ نے تقسیم ہند کا فارمولا پیش کر دیا۔ جس کی بہت سے لیڈروں نے مخالفت بھی کر دی۔ اس ضمن میں ملاحظہ ہو قیوم نظامی صاحب کا کالم منظرنامہ۔ آپ لکھتے ہیں۔

''کانگرس میں شامل مسلمان جن کی قیادت مولانا ابوالکلام آزاد کر رہے تھے مسلم لیگ کے سیاسی نظریے کے خلاف تھے اور متحدہ ہندوستانی نیشنلزم کے حامی تھے جمعیت علماء ہند کا بڑا حصہ جو مذہبی سکالروں پر مشتمل تھا قیام پاکستان کے خلاف تھا۔ قیام پاکستان کے کٹر علماء میں مفتی کفایت اللہ اور مولانا حسین احمد مدنی صدر جمعیت العلماء ہند شامل تھے۔ جمعیت العلماء ہند کے دو جریدوں مدینہ (بجنور) اور الجمعیت (دہلی) نے کانگرس کا مقدمہ لڑا۔ ایک مستند رپورٹ کے مطابق مولانا کفایت اللہ اور مولانا حسین احمد مدنی نے قائداعظم سے مسلم لیگ کی حمایت کے لئے چندہ طلب کیا اور قائداعظم کے انکار پر وہ کانگرس کے اتحادی بن گئے۔ مجلس احرار اسلام نے عطاء اللہ شاہ بخاری اور چوہدری افضل حق کی قیادت میں مسلم لیگ کی مخالفت کی۔ مجلس احرار ہندوستان کی آزادی اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کر رہی تھی۔ اس نے کانگرس کا ساتھ دیا۔ خدائی خدمت گار (ریڈشرٹ) جو خان عبدالغفار خاں خیبر پختونخواہ میں بااثر تھے اور مہاتما گاندھی سے متاثر تھے قیام پاکستان کے سخت مخالف تھے۔ خاں عبدالغفار خاں صاحب کو ''سرحدی گاندھی'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

علامہ عنایت اللہ مشرقی کی سربراہی میں قائم کی گئی خاکسار تحریک بھی مسلم لیگ کی نظریاتی مخالف تھی ...... خاکسار تحریک کے ترجمان جریدے (اصلاح) لاہور نے پنجاب میں مسلم لیگ کی ڈٹ کر مخالفت کی۔ جماعت اسلامی جس کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی تھے دو قومی نظریے کے حامی تھے۔ مگر مسلم لیگ کے مخالف تھے۔ ان کا خیال تھا کہ مسلم لیگ کی قیادت اسلامی ریاست قائم نہیں کر سکے گی۔ پنجاب میں یونینیسٹ پارٹی جس پر ہندو اور مسلمان جاگیرداروں کی بالادستی تھی مسلم لیگ کی مخالف تھی۔ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد جماعت تھی جو قائداعظم کی ولولہ انگیز قیادت میں مخالفین کا ڈٹ کر مقابلہ کرتی رہی۔

(نوائے وقت 22نومبر 2014ء)

قائداعظم ہندوستانی سیاست سے بددل ہو کر انگلینڈ چلے گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کوششوں سے وہ دوبارہ ہندوستان آ گئے اور مسلم لیگ کی آپ نے دوبارہ باگ ڈور سنبھال لی۔ پھر آپ نے ایک علیحدہ مملکت مسلمانوں کے لئے حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ آخر انگریز حکومت ایک علیحدہ مسلم حکومت قائم کرنے پر تیار ہو گئی یعنی ''پاکستان'' اور فارمولا یہ رکھا کہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو وہ علاقہ پاکستان میں شامل کر دیا جائے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ میرے ہاں ایک لڑکا ہوگا جو باون صفات کا حامل ہوگا۔ ان صفات میں ایک یہ تھی ''وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔'' چنانچہ اس بیٹے (مصلح موعود) کے دور میں ہی ہندوستان کو آزادی ملی اور ہندوستان دو ملکوں میں تقسیم ہو گیا۔ اور پھر آپ کے ہی دور میں بہت سے ممالک کو انگریزوں سے آزادی ملی۔ بہت سے افریقی ممالک وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کئی قوموں نے آزادی کے ساتھ برکتیں بھی پائیں۔

ہندوستان میں حیدرآباد دکن کی جیل میں ایک وکیل صاحب تھے۔ جو احمدیت کا مطالعہ کر رہے تھے۔ آخرکار وہ جیل میں ہی احمدی ہو گئے۔ انہوں نے حضرت المصلح الموعود کو لکھا کہ آپ کے بارے میں خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوں گے۔ میں بھی اسیر ہوں۔ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں بھی رہائی پا جاؤں۔ چنانچہ آپ کی دعا سے وہ بھی رہائی پا گیا۔

پس آپ کے دور میں جہاں اسیروں نے رہائی پائی وہاں بہت سی قوموں نے برکت بھی پائی۔ یہ تمام امور بھی حضرت مسیح موعود کی طرف ہی منسوب ہوتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود آپ کے ہی خلیفہ تھے۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان میں وہ علاقے شامل کئے گئے جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی لیکن گورداسپور کا ضلع جہاں مسلمانوں کی آبادی کثرت میں تھی وہ شامل نہ کیا گیا۔ بہت کوششیں کی گئیں کہ گورداسپور کا ضلع پاکستان میں شامل کیا جائے لیکن بے سود، اس ضمن میں باؤنڈری کمیشن بنایا گیا جہاں حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے قائداعظم کے ارشاد کی تعمیل میں بھرپور طور پر کیس پیش کیا تا کہ گورداسپور کا ضلع پاکستان میں شامل ہو جائے۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اگر گورداسپور کا ضلع پاکستان میں شامل ہو جاتا تو ہجرت والا الہام (داغ ہجرت) کیسے پورا ہوتا۔ کیونکہ قادیان گورداسپور کے ضلع میں تھا اگر پاکستان میں شامل ہو جاتا تو ہجرت بھی نہ ہوتی۔ باوجود اس کے کہ جماعت نے بہت کوشش کی کہ گورداسپور کا ضلع پاکستان میں شامل ہو جائے۔ خدا تعالیٰ اپنی بات کو پورا کرنے کے لئے کس طرح حالات پیدا کرتا ہے اور کس طرح راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں۔

جب پاکستان بن گیا۔ جماعت احمدیہ نے ہجرت کی تو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو روحانی مرکز ''ربوہ'' کی صورت میں دے دیا۔ جس کے بارہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ہم قادیان سے باہر آئے ہیں اور اسی کے منشاء کے ماتحت ہم یہاں ایک نیا مرکز بنانا چاہتے ہیں۔ ہر چیز میں روکیں حائل ہو سکتی ہیں۔ اس لحاظ سے ممکن ہے کہ ہمارے اس ارادہ میں بھی کوئی روک حائل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام میں ہمارا حامی و مددگار ہو۔ ہم نے اس وادی غیر ذی زرع کو جس میں فصل اور سبزیاں نہیں ہوتیں اس لئے چنا ہے کہ ہم یہاں بسیں اور اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کریں مگر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ساری فصلیں اور سبزیاں اور ثمرات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ پس اول تو ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں کو صاف کرے اور ہمارے ارادوں کو پاک کرے۔ ہماری روزی کسی بندے کے سپرد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اپنے پاس سے ہمیں کھلائے گا۔ اور ہم اس سے دعا کرتے ہیں کہ وہ یہاں کے رہنے والوں میں دین کا اتنا جوش پیدا کر دے۔ دین کی اتنی محبت پیدا کر دے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا اتنا عشق پیدا کر دے کہ وہ پاگلوں کی طرح دنیا میں نکل جائیں۔ اور اس وقت تک گھر نہ لوٹیں جب تک دنیا کے کونے کونے میں محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت قائم نہ کر دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

❁ مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ظہور الدین بابر صاحب (ر) پرنسپل کامرس کالج چنیوٹ حال دارالنصر غربی منعم ربوہ کو 10 مئی 2016ء کو برین ہیمبرج ہوا ہے اور عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں زیرعلاج ہیں۔ آپ کی کیفیت حوصلہ افزا نہیں ہے۔ احباب سے کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم عطاء الرؤف ناصر صاحب چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چچی محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا داؤد احمد صاحب مرحوم فرینکفرٹ جرمنی شدید علیل ہیں اور اس وقت قومہ میں ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم افتخار احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا ابدال احمد عمر ساڑھے 4 سال ایک موذی مرض میں مبتلا ہے اور چلڈرن ہسپتال لاہور سے زیرعلاج ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میرے بیٹے کو صحت والی لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

❁ مکرمہ نگہت نواز صاحبہ بنت مکرم محمد نواز صاحب وصیت نمبر 96307 نے مورخہ 8مارچ 2010ء کو چاہ لڈیانہ P/O چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ سے وصیت کی تھی۔ موصوفہ کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوفہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

❁ مکرم عامر نصیر صاحب ابن مکرم نصیر احمد جاوید صاحب وصیت نمبر 96266 نے مورخہ 6/اگست 2010ء کو مکان نمبر P-561 گلی نمبر 7 محلّہ انور آباد جڑانوالہ ضلع فیصل آباد سے وصیت کی تھی۔ موصوف کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوف خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ہومیوپیتھک ادویات وعلاج کیلئے بااعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797798 ☆ 0333-9797797
047-6212399 ☆ 047-6211399

صحت کے مسائل کا حل۔ خربوزہ

متعدد بیماریوں میں اکسیر اور گردوں کے مریضوں کیلئے مفید

موسم گرما کا لذیذ اور فرحت بخش پھل خربوزہ نہ صرف انسانی جسم کی نشوونما کیلئے از حد ضروری ہے بلکہ یہ مختلف بیماریوں سے حفاظت میں بھی ایک مضبوط ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ پھل پچانوے فیصد تک مختلف وٹامنز اور منرلز کا مجموعہ ہے۔

خربوزے میں قدرتی طور پر وٹامن اے بی سی کے علاوہ فاسفورس اور کیلشیم جیسے پروٹین بھی شامل ہوتے ہیں۔ خربوزے میں کافی غذائی اجزاء پائے جاتے ہیں، کمزوری میں خربوزہ کھانے سے وزن بڑھتا ہے اور آپ خود کو تازہ دم بھی محسوس کرتے ہیں طبی لحاظ سے اس میں پیشاب زیادہ لانے کی صلاحیت ہوتی ہے، اس لئے گردوں کے مریضوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ گرمی میں جسم کو خشکی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس میں موجود وٹامن ڈی صحت کیلئے مفید ہے۔ جسم کے پٹھوں اور رگوں کو توانائی دیتا ہے۔ گرمی کی شدت سے بچاتا ہے۔ اس کے کھانے سے دل کو فرحت ہوتی ہے۔

90 فیصد پانی پر مشتمل یہ پھل سینے کی جلن میں بھی اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

خربوزہ میں پانی کی زیادہ مقدار نظام انہضام کیلئے نہایت نفع بخش ہے۔ اس میں شامل منرلز معدے کی تیزابیت کے خاتمہ میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

خربوزہ میں شامل ایک خاص جزو (اڈینوسائن) خون کے خلیوں کو جمنے نہیں دیتا اور اگر ایسا نہ ہو تو یہ چیز بعد ازاں ہارٹ اٹیک کے امکانات بڑھا دیتی ہے۔ خربوزہ جسم میں خون کی گردش کو معمول پر رکھتا ہے، جس سے ہارٹ اٹیک یا اسٹروک جیسی بیماریوں کے امکانات نہایت کم ہو جاتے ہیں۔

خربوزے میں شامل ایک جزو کینسر سے بچاؤ کی قدرتی دوائی ہے اور پھیپھڑوں کے کینسر کے خطرات کو بہت حد تک کم کر دیتا ہے۔ خربوزہ کینسر کے ان بیجوں کو ہی مار دیتا ہے، جو بعد ازاں انسانی جسم پر مضبوطی سے حملہ آور ہو سکتے ہیں۔

(روزنامہ انصاف 18 اپریل 2016ء)

اپنے آپ پر احسان

حضرت مصلح موعود نے 1937ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"دوستوں کو چاہئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا"۔

حضور کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔ کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ منگواتے ہیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 17 مئی

طلوع فجر	3:36
طلوع آفتاب	5:08
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:02
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	42 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17 مئی 2016ء

8:30 am	خطبہ جمعہ 25 جون 2010ء
9:50 am	لقاء مع العرب
11:35 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ملاقات
2:00 pm	سوال وجواب
3:55 pm	خطبہ جمعہ 13 مئی 2016ء (سندھی ترجمہ)

گرمی کا توڑ ستو دستیاب ہیں۔
چوہدری کریانہ سٹور
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: منصور احمد: 0315-6215625
047-6215625

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ٹاپ برانڈز / ڈیزائنرز ورائٹی دستیاب ہے
ضرورت سیلز مین
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

ثروت ہوزری سٹور
لوکل وامپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراؤزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489,03007988298

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار روزانہ صبح 10 تا 1:30 بجے تک
شام 5:30 تا 7:30 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
EC Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

خوشخبری
لیڈیز کوٹ شوز پمپس لیڈیز جوگرز اور بچگانہ جوگرز پر سیل کا آغاز ہوگیا ہے
مس کولیکشن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
H2-278 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

FR-10